شبہ نہیں کہ اس مقصد میں کتاب بہت کامیاب ہے۔ البتہ جہاں صحاح ستہ کے شروح و متعلقات تذکرہ ہے وہاں اگر مصنف ایک جدول کی شکل میں یہ بھی بتا دیتے کہ یہ شرح مخطوطہ ہے یا مطبوعہ وراس کا اتا پتا کیا ہے تو علما کے لئے اس کی افادیت میں اضافہ ہوجاتا۔ علاوہ ازیں متعدد مقامات پر حوالہ میں محض کتاب کا نام ہے۔ جلد اور صفحہ وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ ایک علمی کتاب میں یہ بات بھی کھٹکتی ہے، بہر حال مجموعی حیثیت سے کتاب عام ارباب ذوق اور خصوصاً مدارس عربیہ کے طلبا ور اساتذہ کے لئے بڑی قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔

اسلام کا نظام امن:۔ از مولانا محمد ظفیر الدین اصلاحی۔ تقطیع کلاں ضخامت ۳۰۴ صفحات کتابت طباعت بہتر قیمت مجلد آٹھ روپے۔ پتہ مدرسہ مفتاح العلوم مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ (یوپی)

اسلام سرتا سر پیام امن و رحمت ہی ہے اور کیوں نہ ہو جب اس کا داعی اوّل رحمۃ للعالمین ہو اس بنا پر اس کی تمام تعلیمات ہی اس رخ کی حامل ہیں چنانچہ فاضل مصنف جو اپنی پختہ علمی استعداد اور ذوق تحقیق و مطالعہ کے باعث کسی مزید تعارف کے محتاج نہیں ہیں انھوں نے اس کتاب میں انسانی زندگی سے متعلق اسلام کی تمام ہی تعلیمات اور حدود و قوانین سے بحث کی ہے کتاب کی ہمہ گیری اور وسعت مباحث کا اندازہ اس سے ہوگا کہ اس میں اٹھارہ ابواب ہیں اور ہر باب کے ماتحت کہیں کم اور کہیں زیادہ متعدد عنوانات ہیں ہر عنوان پر فقہی گفتگو کے ساتھ تاریخی شواہد و نظائر کی بھی بھرمار ہے۔ اخلاقی آئین و ضوابط کے ساتھ قانونی احکام، اور حدود کے ساتھ تعزیرات، رحمدلی، مساوات اور انسانیت پروری کے ساتھ عدل و انصاف کی تعلیمات کا بھی تذکرہ اور امن کی شرح و تفصیل ہے۔ پھر جو احکام غیر مسلموں کے ہاں مورد طعن و اعتراض رہے ہیں مثلاً جہاد اور جزیہ ان کی اصل حقیقت بیان کر کے اعتراضات کے بسوط جوابات بھی ہیں غرض کہ موضوع بحث کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو تشنہ رہ گیا ہو۔ زبان صاف و سلیس اور انداز بیان شگفتہ ہے اس کا مطالعہ دلچسپ بھی ہوگا اور مفید بھی۔

چند دن دیار غیر میں:۔ از مولانا عبداللہ عباس ندوی۔ تقطیع خورد ضخامت ۹۶ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت Rs. 1/25 ۔ دارالاشاعت رحمانی مونگیر۔ بہار۔

مولانا عبداللہ عباسی ندوی نے ۱۹۶۰ء میں یورپ کے بعض ملکوں کا سفر کیا تھا. یہ کتاب اسی سفر کی روئداد ہے. یورپ کے سفر میں اب نہ کوئی ندرت ہے اور نہ انوکھاپن. یورپ کیا ساری دنیا ہی مثل ایک گھرانہ کے بن گئی ہے. ہزاروں آدمی روزانہ ادہر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آتے جاتے رہتے ہیں تاہم یہ سرگذشت سفر اس اعتبار سے پڑھنے کے لائق ہے کہ یہ ایک شخص کے تاثرات ہیں جو ایک عربی درسگاہ کا فارغ التحصیل حجاز مقدس میں کئی برس گذارے ہوئے اور پھر دین میں پختہ اعتقاد اور متقشف ہے، ان ذاتی تاثرات کے علاوہ سفرنامہ میں یورپ کے تعلیمی نظام اور بعض اور چیزوں کے متعلق مفید معلومات بھی حاصل ہونگی ۔

سیل اشک :- از جناب اشک امرتسری تقطیع خورد ضخامت ۹۶ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت ۱ پتہ :- انجمن ترقی اردو شاخ کلکتہ پی/۹ بولائی دت اسٹریٹ کلکتہ ۔۱

جناب اشک امرتسری عرصہ سے کلکتہ میں رہ پڑے تھے. نہایت مفلوک الحال اور پریشان روزگار رہے آخر اسی عالم میں ۱۹۵۶ء میں ان کا انتقال ہوگیا. مگر شعر و شاعری کا ذوق فطری تھا. نام و نمود اور شہرت طلبی کے جذبہ سے کوسوں دور تھے. بزمانۂ قیام کلکتہ ہم نے بارہا ان کی زبان سے ان کے اشعار سنے ہیں اور لطف لیا ہے. طبیعت بڑی عدوانی غضب کی تھی. مشکل سے مشکل زمین میں شعر کہتے تھے اور کہے چلے جاتے تھے. وہ درحقیقت نظم کے شاعر تھے. غزل سے مناسبت کم تھی اسلوب قدیم تھا. جدید رنگ سے نا واقف تھے زبان صاف سپاٹ ہوتی تھی. ان کے کلام میں کچھ کچھ نظیر اکبرآبادی کا رنگ پایا جاتا ہے. یہ کتاب ان کے مجموعۂ کلام پر مشتمل ہے جو ان کی یادگار کے طور پر انجمن کی طرف سے شائع ہوئی ہے. فرصت کے اوقات میں پڑھنے کی چیز ہے ۔

تفسیر مظہری اردو جلد پنجم

قیمت چودہ ۱۴ روپے ——— مجلد سولہ ۱۶ روپے

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی